دستورِ اساسی

جمعیۃ علماء ہند

• تعمیری پروگرام • اصلاحی اقدامات
• جماعتی نظم وضبط • اجتماعی جہد وعمل

منظور کردہ

مجلسِ منتظمہ جمعیۃ علماء ہند

۱۲؍محرم الحرام ۱۴۴۱ھ مطابق ۱۲؍ستمبر ۲۰۱۹ء

شائع کردہ

شعبۂ نشرواشاعت جمعیۃ علماء ہند، ۱- بہادر شاہ ظفر مارگ، نئی دہلی-۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دفعہ(۱) اس جمعیۃ کا نام ’’جمعیۃ علماء ہند‘‘ ہوگا۔

دفعہ(۲) اس جمعیۃ کا دائرہ تنظیم تمام ہند (انڈین یونین) کو شامل ہوگا۔

اغراض ومقاصد

دفعہ(۳) جمعیۃ علماء ہند کے اغراض ومقاصد حسب ذیل ہوں گے:

(الف) اسلام، شعائرِ اسلام اور مسلمانوں کے مآثر ومعابد کی حفاظت۔

(ب) مسلمانوں کے مذہبی، تعلیمی، تمدنی اور شہری حقوق کی تحصیل وحفاظت۔

(ج) مسلمانوں کی مذہبی، تعلیمی اور معاشرتی اصلاح۔

(د) ایسے اداروں کا قیام جو مسلمانوں کی تعلیمی، تہذیبی، سماجی، اقتصادی اور معاشرتی (سوشل) زندگی کی ترقی واستحکام کا ذریعہ ہوں۔

(ہ) اسلامی تعلیمات کی روشنی میں انڈین یونین کے مختلف فرقوں کے درمیان میل جول پیدا کرنا اور اس کو مضبوط کرنے کی کوشش کرنا۔

(و) علوم عربیہ واسلامیہ کا احیاء اور زمانہ حال کے مقتضیات کے مطابق نظام تعلیم کا اجراء۔

(ز) تعلیمات اسلامی کی نشرواشاعت۔

(ح) اسلامی اوقاف کی تنظیم وحفاظت۔

دفعہ(۴) جمعیۃ ٹرسٹ سوسائٹی جمعیۃ علماء ہند کا ایک ماتحت شعبہ ہوگی اور جمعیۃ علماء ہند کی مجلس عاملہ اس کی نگراں ہوگی یہ سوسائٹی جمعیۃ علماء ہند کی ان املاک وغیرہ کا انتظام کرے گی جن کو مجلس عاملہ جمعیۃ علماء ہند حسب دفعہ (۵۶) ضمن (ف) جمعیۃ ٹرسٹ سوسائٹی کے حوالے کرے۔

تعریفات

دفعہ (۵) اس دستور اساسی میں جہاں جہاں:

(الف) ''مقامی جمعیۃ علماء'' یا ''مقامی جمعیۃ'' کے الفاظ آئے ہیں ان سے مراد وہ جمعیۃ ہے جو کسی شہر، قصبہ یا گاؤں میں ''حسب دفعات ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷ا'' قائم کی گئی ہو۔

(ب) شہری جمعیۃ سے وہ جمعیۃ مراد ہے جو دفعہ نمبر ۱۸ کے مطابق بنائی گئی ہو۔

(ج) ضلع جمعیۃ سے مراد وہ جمعیۃ ہوگی جو حسب دفعات ۲۰ تا ۲۷ بنائی گئی ہو۔

(د) علاقائی جمعیۃ سے مراد وہ جمعیۃ ہے جو کسی ریاست کے خاص علاقہ میں حسب دفعہ ۳۰ قائم کی جائے۔

(ہ) لفظ ''ریاست'' آیا ہے اس کا اطلاق ہندیونین کی اس ریاست (اسٹیٹ) پر ہوگا جس کے حدود انڈین یونین کے آئین کے مطابق معین کی گئی ہو، بجز ان ریاستوں کے جنہیں جمعیۃ علماء ہند کی مجلس منتظمہ نے اپنی کسی قرارداد کے مطابق حکومت کی مقرر کردہ حدود میں تبدیلیاں کر کے علیحدہ متعین کیا ہو۔

(و) لفظ ''ممبر'' آیا ہے اس سے مراد جمعیۃ علماء کا ابتدائی ممبر ہے جو دفعہ نمبر ۱۱ کے مطابق ہو اور جہاں لفظ ''رکن'' آیا ہے اس سے مراد وہ ممبر ہے جو جمعیۃ علماء کی کسی مجلس منتظمہ کا منتخب شدہ یا نامزد ممبر ہو۔

(ز) لفظ ''عالم'' آیا ہے اس سے مراد ایسا مسلمان ہے جس نے کسی باقاعدہ مدرسہ عربیہ میں کسی مستند عالم دین سے علوم عربیہ اسلامیہ کی تکمیل کی ہو اور ثبوت کے لیے اس کے پاس سند موجود ہو، یا اس نے اپنے ذاتی مطالعہ سے علوم عربیہ اسلامیہ کی تکمیل کی ہو اور اس کی تصدیق جمعیۃ علماء ہند کی مجلس منتظمہ کے دو مستند عالم ارکان نے کر دی ہو۔

(ح) خادم ملت سے مراد وہ والنٹیر ہے جو عہد نامہ (مندرجہ آخر) کے مطابق کام کرے۔

تعمیری جدوجہد کا پروگرام

جمعیۃ علماء ہند کے اغراض ومقاصد حاصل کرنے کے لیے مختلف اقدامات کے ساتھ ہر رکن کو مندرجہ ذیل مختلف طریقۂ کار میں سے حسب صلاحیت کسی جز پر عمل کرنا لازم ہوگا۔

دفعہ (٦) تعلیمی جدوجہد

ضمن (ا) دینی تعلیم

(الف) اسلامی علوم وفنون اور عربی زبان وادب کی اشاعت، ترقی واستحکام کے لیے کوشش کرنا۔

(ب) عربی کا ایسا نصاب تعلیم مرتب کرنا جس سے علم وفن کے عصری تقاضے بھی پورے ہوسکیں۔

(ج) دینی اداروں میں بچوں کی شخصیت سازی کا ماحول پیدا کرنے کی کوشش کرنا۔

طریقۂ کار

۱- ملک کی مختلف زبانوں میں اسلامی علوم وفنون کی کتابیں مرتب وشائع کی جائیں۔

۲- ایسے دینی اداروں کی حوصلہ افزائی کی جائے جہاں معیار تعلیم اور اخلاقی تربیت نمونے کے قابل ہو۔

۳- دینی مدارس کے لیے ایسے نصاب تعلیم کی سفارش کی جائے جس میں اسلامی علوم وفنون، عربی زبان وادب اور عصری مضامین کی بہتر سے بہتر نمائندگی ہوسکے اور وقفہ تعلیم بہت طویل نہ ہو۔

۴- ہر ریاست میں ایسی سوسائٹی یا اکیڈمی قائم کی جائے جو امداد باہمی کے طور سے تجارتی لائنوں پر چلائی جائے اور اس سے درسی اور غیر درسی کتابیں نیز اساتذہ وطلبہ کے لیے اسٹیشنری مہیا ہوسکے۔

۵- دینی مدارس کے لیے ایسے ضابطہ اخلاق کی سفارش کی جائے جس کو قبول کر لینے پر وہاں شخصیت سازی کا ماحول اور تعلیم و تربیت کی فضاء پیدا ہو سکے۔٦. دینی مدارس کا ایسا تعلیمی وفاق بنانے کی کوشش کی جائے جو رضا کارانہ اور صرف تعلیم و تربیت تک محدود ہو۔

ضمن (۲) دنیاوی تعلیم

(الف) ابتدائی بنیادی تعلیم میں دینی اور دنیاوی دونوں مضامین کے ساتھ دینی تربیت کا انتظام کرنا۔

(ب) اسکول اور کالج قائم کرنا اور ان میں مذہبی اور ٹیکنکل تعلیم کا بھی بندوبست کرنا۔

(ج) طلبہ کے لیے تعلیمی وظائف فراہم کرنا۔

(د) ٹریننگ سینٹر یا کیمپ کھول کر اساتذہ کو طریقہ تعلیم اور اصول تربیت سکھانا۔

طریقۂ کار

۱- ہر ریاست میں مادری زبان کو ذریعۂ تعلیم مان کر ابتدائی تعلیم کا ایسا نصاب مرتب کیا جائے جو دینی اور دنیاوی دونوں مضامین کو درجہ وار شامل ہو۔

۲- ہر بڑی آبادی میں درجہ پنجم تک مکاتب اسلامیہ چلائے جائیں اور سرکاری معیار کے مطابق تعلیم دی جائے۔

۳- اسکولوں اور کالجوں میں تعلیم پانے والے بچوں اور بچیوں کے لیے جزوقتی شبینہ یا صباحی مکتب قائم کیے جائیں اور ان کے لیے صرف دینی مضامین کا مختصر نصاب بنایا جائے۔

۴- تعلیم بالغان کا بندوبست کر کے لوگوں کو مادری زبان لکھنا پڑھنا اور اسلامی عقائد و مسائل سکھائے جائیں۔

۵- بڑی آبادیوں میں اعلیٰ تعلیم کے لیے اسکول اور کالج قائم کر کے علم و ہنر کو عام کیا جائے اور ان میں مذہبی و اخلاقی مضامین کو بھی لازمی بنایا جائے۔ نیز ان میں فنی تعلیم و تربیت کے

سینٹر کھول کر نوجوانوں کو فنکار اور ہنر مند بنانے کی تدابیر اختیار کی جائیں اور ترغیب دی جائے۔

٦- تعلیمی فنڈ قائم کر کے ہونہار طلباء کو وظیفے دیئے جائیں یا اوقاف اور اہل خیر حضرات سے شخصی وظائف دلائے جائیں۔

دفعہ (۷) دینی حلقے

(الف) ترجمہ قرآن کریم اور درس حدیث کا اہتمام کرنا اور رواج دینا۔

(ب) سیرت یا اخلاق یا تاریخ اسلام وغیرہ موضوعات پر اجتماع کرنا۔

(ج) مذہبی، اخلاقی اور اصلاحی لٹریچر کی نشر و اشاعت کا انتظام کرنا۔

طریقۂ کار

۱- جہاں کوئی معتبر عالم ہو وہاں درس قرآن یا درس حدیث کا اہتمام کیا جائے، اگر نہ ہو تو ہفتہ وار مختصر پروگرام کے دینی حلقے بنا کر اچھی کتابیں اور اصلاحی مضامین پڑھے جائیں۔

۲- ہفتہ وار یا ماہانہ کسی اسلامی موضوع پر مسلمانوں کے مختلف طبقات کا اجتماع کیا جائے اور اس میں مختلف حضرات کو اظہار خیال کی آزادی جائے اور کسی علمی تحریر، تقریر یا مضمون کو مقامی زبان میں شائع کیا جائے اور راسے عوام وخواص تک پہنچانے کے لیے انتظام کیا جائے۔

۳- حسب ضرورت کسی خاص موضوع پر مناسب مضامین وہاں کے اہل علم یا اہل فن سے مرتب کرا کے اس کی اشاعت کی جائے۔

دفعہ (۸) سماجی خدمات

(الف) مختلف مذہبی فرقے کے لوگوں کا مشترکہ اجتماع کرنا۔

(ب) شرعی پنچایت قائم کر کے خاندانی تنازعات کو ختم کرانا۔

(ج) شہری ضروریات کی تکمیل کے لیے جدو جہد کرنا۔

(د) مزدوروں، کسانوں اور پسماندہ لوگوں کی خدمت کرنا۔

(ہ) یتیموں، بیواوں، مجبور لوگوں اور غریب لڑکیوں کی شادی کرانے میں مدد کرنا۔

(و) فضول رسم ورواج اور اصراف بے جا کی اصلاح کے لیے اجتماعی جدو جہد کرنا۔

طریقۂ کار

۱- مشترکہ اجتماعات وہی حضرات بلائیں جو مختلف فرقوں کے لوگوں میں رسوخ رکھتے ہوں اور اس اجتماع میں ایسے ہی مسائل لائے جائیں جو مختلف فرقوں کی دلچسپی کے ہوں اور ان کو باہم قریب کرسکیں، مثلاً اخلاق، تعلیم، چھوت چھات اونچ نیچ، علاقائی ترقی، سماجی سدھار وغیرہ۔

۲- شرعی پنچایت (مطبوعہ ضابطہ) کے مطابق زن وشوہر کے باہمی تنازعات کو شریعت کی روشنی میں طے کرا کے خاندانی کشیدگی کم کرانے کی کوشش کی جائے۔

۳- کسی آبادی کی عام ضرورتوں میں بلا اختلاف مذہب وملت اور بلا لحاظ ذات پات سب کی ضرورتوں میں کام آئیں بالخصوص سیلاب، آتش زدگی، وبائی امراض وغیرہ میں سب کی خدمت کی جائے۔

۴- تلک، شادی اور بارات کی فضول خرچیاں، بیواؤں کی شادی نہ کرنا، پیدائش یا موت کے غلط قسم کے رواج وغیرہ کے خلاف رائے عامہ اتنی بیدار کی جائے کہ وہ اجتماعی شکلوں میں یا رضا کارانہ طور پر کسی رسم ورواج کو چھوڑ دینا آسان ہو جائے۔

۵- ایسے سینٹر کھولے جائیں جہاں مختلف فرقوں کے بچے اور نوجوان مل جل کر صحت وقوت کے لیے کھیل کود یا ورزش میں حصہ لے سکیں۔

دفعہ(۹) **اقتصادی حلقے**

(الف) مسلم فنڈ یا امدادی فنڈ قائم کرنا اور اسے چلانا

(ب) کارپوریشن یا کوآپریٹو سوسائٹی کے ذریعے کاروبار کو فروغ دینا۔

(ج) گھریلو دستکاریوں اور چھوٹی صنعتوں کو رواج دینا۔

طریقۂ کار

۱- مسلم فنڈ ان اصولوں اور ضابطوں سے چلایا جائے جن کا تجربہ مختلف مقامات پر کامیاب رہا ہے تاکہ ضرورت مند سود کی لعنت سے نجات پائے اور عام لوگ مالی بچت کے عادی ہو جائیں، جس سے ان کا اور ان کے بچوں کا مستقبل سرسبز ہو سکے۔

۲- (الف) امدادی فنڈ قائم کیے جائیں، اس کے لیے باہمی اعتماد کے سات یا نو اشخاص کو بنیادی ممبر بنا کر متفقہ طور سے فنڈ کا کوئی ناظم منتخب کیا جائے اور ہر سہ ماہی پر پورے حساب وکتاب کی جانچ کی جائے اور مشورے دیئے جائیں۔

(ب) ذرائع آمدنی حسب ذیل ہوسکتے ہیں مثلاً: (۱) ماہانہ فیس ممبری (۲) عطیہ (۳) امانت (۴) فصل یا سیزن یا تہوار یا شادی کے موقعہ پر کیے ہوئے ہنگامی چندے (۵) زکوٰۃ، فطرہ، چرم قربانی اور صدقہ (۶) فنڈ کا دستور العمل فارم درخواست وغیرہ کاغذات کی قیمتیں۔

(ج) پورا سرمایہ مثلاً حسب ذیل مدوں میں اس طرح بھی صرف کیا جاسکتا ہے:

(۱) ۱۰ فیصدی سے یتیموں، بیواؤں اور معذور لوگوں کی امداد۔

(۲) ۲۰ فیصدی سے مدارس، اسکول، دارالمطالعہ اور صنعتی اداروں کی امداد۔

(۳) ۵ فیصدی سے غریب لڑکیوں کی شادی میں امداد۔

(۴) ۵ فیصدی سے مسجد مسافر خانہ یا اسپتال کی مرمت، تعمیر یا ترقی۔

(۵) ۱۰فیصدی سے نادار طلباء کی تعلیمی امداد یا وظیفے۔

(۶) ۴فیصدی سے لاوارث میّت یا بیچارہ مسافر کی اعانت۔

(۷) ۶فیصدی سے دینی اخلاقی اوراصلاحی لٹریچر کی ترتیب واشاعت۔

(۸) ۲۵فیصدی سے زیور یا قیمتی سامان کی ضمانت پر بلاسود قرض۔دس آسان قسطوں میں وصولی کی شرط پر دینا اوردس مہینوں میں وصول کرنا۔

(۹) ۱۵فیصدی سے دفتری نظم وضبط قائم کرنا اوراس کو چلانا۔

۳- تاجر یا صنعت کار یا پیشہ ورلوگوں پر مشتمل ایسا مالی کارپوریشن بنایا جائے جو مقامی کاروبار اور تجارت وغیرہ کو اجتماعی کوششوں سے فروغ دے یا اسے کنٹرول کرے نیز جہاں جہاں ضرورت ہو وہاں اپنی نگرانی میں مناسب انتظام کرائے۔

۴- جہاں گھریلو صنعتوں یا چھوٹی دستکاریوں کا رواج ہو یا آسانی سے چل سکتی ہوں وہاں امداد باہمی کی سوسائٹی قائم کر کے ان کاموں کو ترقی دی جائے ،ان کی سرپرستی کی جائے اوران میں غریب یا پسماندہ لوگوں کو کام سکھانے کی کوشش کی جائے ،مثلاً موم بتی ،اگربتی ،صابن، لفافے ،موزے، بنیان اورسوئٹر وغیرہ۔

۵- بے روزگار مردوں،عورتوں اورلڑکوں کے لیے سینٹر کھول کران کوسلائی،رنگائی وغیرہ یالوہے لکڑی کے مختلف کام یا سائیکل،موٹر اور ریڈیو وغیرہ کی مرمت کے ہنر سکھائے جائیں۔پھر سیکھنے والوں اورفن کاروں کو بھی سوسائٹی کے منافع سے ایک حصہ دیا جائے۔

۶- ہنرمند لوگوں کو آسان قسطوں پر کچا مال فراہم کر کے انہیں بازار کے کسی مناسب کاروبار میں مشغول کردیا جائے اورانہیں خود کفیل بنانے کی سعادت حاصل کی جائے۔

دفعہ(۱۰) دارالمطالعہ

(الف) مذہبی ،اخلاقی ،اصلاحی اورعلمی کتابیں اورکتابچے فراہم کرنا۔

(ب) ماحول کے مطابق اصلاحی مقالے مرتب کرنا یا مباحثے (سمینار) کا انتظام کرنا۔
(ج) جماعتی اور سنجیدہ اخبارات ورسائل جاری کرانا۔
(د) انفرادی اور اجتماعی مطالعہ کرنے کا ماحول بنانا۔

طریقۂ کار

۱- دارالمطالعہ کو اپنے علمی، سماجی اور تعلیمی پروگرام کا مرکز بنایا جائے۔
۲- مختلف علوم وفنون کی کتابوں کے ساتھ خاص طور پر سیرت اسلام، تاریخ اسلام جیسے موضوع سے متعلق کتابیں اور رسالے فراہم کیے جائیں۔
۳- ہندوستان میں مسلمانوں کے علمی، ادبی، اصلاحی اور انقلابی کارناموں سے متعلق کتابیں اور معلومات فراہم کی جائیں۔
۴- اردو، فارسی، عربی، ہندی، انگریزی کے پرائیوٹ امتحانوں اور اوپن یونی ورسٹی کا کورس مہیا کیا جائے۔ان کی تیاری کرانے کے سینٹر کھول کر اس کا معقول انتظام کیا جائے۔
۵- مسلمانوں کی آبادی کے لیے جو اخبارات ورسائل مفید ہوں، انہیں منگایا جائے۔
۶- گھروں پر پڑھنے کے لیے کتابیں، رسائل اور اخبارات فیس لے کر مہیا کیے جائیں۔
۷- اخبارات ورسائل کی ایجنسی لے کر لوگوں تک پہنچانے کا معقول انتظام کیا جائے۔
۸- لائبریری کو خود کفیل بنا کر چلانے کی تدبیریں اختیار کی جائیں۔

جمعیۃ علماء کے ممبر و میعاد ممبر سازی

دفعہ (۱۱)

(الف) ہر وہ مسلمان (مرد وعورت) جمعیۃ علماء کا ممبر بن سکتا ہے جو شرعاً عاقل و بالغ ہو اور جس کو جمعیۃ علماء کے مقاصد سے پوری طرح اتفاق ہو اور فارم ممبری پر دستخط کرے۔
(ب) اس کی فیس ممبری دس روپے ہوگی۔

(ج) جمعیۃ علماء ہند اور اس کے نظام ترکیبی کی ہر یونٹ کا ٹرم اس تاریخ سے شروع ہوگا جب مرکزی جمعیۃ کے انتخاب کی تکمیل کے بعد نیا صدر چارج لے لے گا۔ یہ ٹرم تین سال کا ہوگا، اور ممبر سازی ہر ٹرم کے بعد شروع ہوا کرے گی جس کی میعاد مجلس عاملہ مقرر کرے گی۔ البتہ غیر معمولی حالات میں ناظم عمومی کو بمشورۂ صدر میعاد مقررہ کی توسیع کا اختیار رہوگا۔

(د) نظامِ ترکیبی کی ہر مقامی یونٹ میں فعال (ایکٹیو) ممبر ہوں گے اور ہر فعال (ایکٹیو) ممبر کے لیے کم از کم سو بنیادی ممبر بنانا اور سالانہ تین سو روپیہ فیس ادا کرنا لازم ہوگا۔ تمام عہدیداران اور مجالسِ منتظمہ کے ممبران کا ایکٹیو ممبر ہونا ضروری ہے۔

نظام ترکیبی

دفعہ (۱۲) جمعیۃ علماء ہند کے نظام ترکیبی میں حسب ذیل جمعیتیں شامل ہوں گی:

(الف) مقامی جمعیۃ (ب) شہری جمعیۃ (ج) ضلع جمعیۃ (د) علاقائی جمعیۃ
(ہ) ریاستی جمعیۃ

دفعہ (۱۳) جمعیۃ علماء ہند کے نظام ترکیبی میں شامل ہونے والی تمام جمعیتوں کے انتخابات دوسالہ ہوا کریں گے۔

دفعہ (۱۴) جس مقام پر کم سے کم ۱۰۰ ممبر ہوں وہاں مقامی جمعیۃ علماء قائم کی جاسکتی ہے، البتہ دیہات میں تیس ممبر مقامی جمعیۃ قائم کرنے کے لیے کافی ہوں گے۔ لیکن مسلم آبادی کی قلت کی وجہ سے ایک گاؤں میں مطلوبہ تعداد پوری نہ ہوسکے تو چند دیہات کو ملا کر مقامی جمعیۃ قائم کی جاسکے گی۔

دفعہ (۱۵) مقامی جمعیۃ علماء کی ایک مجلس منتظمہ ہوگی جسے مقامی ممبر منتخب کریں گے اس مجلس کے ارکان کی تعداد اکیس ہوگی۔ البتہ ممبروں کی تعداد اگر ایک ہزار سے زیادہ ہو تو جب

تک مجلس منتظمہ کے ارکان کی تعداد اکیاون تک پہنچے ہر ایک ہزار ممبر پر مجلس منتظمہ کے دس ارکان بڑھائے جاسکیں گے البتہ دیہات کی مجلس منتظمہ کے ارکان کم سے کم سات اور زیادہ سے زیادہ گیارہ ہوں گے۔

دفعہ (۱۶) مقامی جمعیۃ کے عہدیدارن حسب ذیل ہوں گے۔

(الف) صدر: ایک۔ ناظم: ایک۔ خازن: ایک۔ نائبین کی تعداد اور انتخاب مجلس منتظمہ کی صوابدید کے مطابق ہوگا۔

(ب) اس کی مجلس عاملہ عہدیدارن کے علاوہ چھ ارکان پر مشتمل ہوگی۔

(ج) ابتدائی ممبران کی تعداد اگر ایک ہزار سے زیادہ ہے تو عہدیدارن کے علاوہ مجلس عاملہ آٹھ ارکان پر مشتمل ہوگی۔

(د) مجلس عاملہ کے ارکان کو صدر نامزد کرے گا۔

(ہ) عہدیدارن کا انتخاب مجلس منتظمہ میں سے ہوگا۔

دفعہ (۱۷)

(الف) ضلع جمعیۃ کے ارکان منتظمہ کی تعداد اکیس سے کم نہیں ہوگی۔ ضلع کے ذمہ داران مقامی جمعیتوں کو مناسب نمائندگی کا حق دیکر یہ تعداد پوری کرائیں گے۔

(ب) ضلع کے ممبر سازی اگر دس ہزار سے زائد ہے تو مقامی جمعیتوں کو فی ہزار ایک رکن کے اضافہ کا حق ہوگا۔

شہری جمعیۃ علماء

دفعہ (۱۸) کسی بھی ایسے شہر میں جس کی مسلم آبادی دو لاکھ ہو وہاں شہری جمعیۃ علماء قائم کی جاسکتی ہیں جس کا تعلق براہ راست ریاستی جمعیۃ سے ہوگا۔

(الف) شہری جمعیۃ کی مجلس منتظمہ کے ارکان کی تعداد کم سے کم اکیس ہوگی۔

(ب) شہری جمعیۃ کے ماتحت حلقہ (وارڈ) جمعیتیں ہوں گی۔

(ج) شہری جمعیۃ کی تشکیل وارڈ جمعیتوں کی مجلس منتظمہ کے منتخب نمائندگان سے ہوگی۔

(د) شہری جمعیۃ کی مجلس منتظمہ کو شہر کے پانچ اہل الراء حضرات کو مجلس منتظمہ کے لیے کو اپٹ کرنے کا حق ہوگا۔

مقامی اور شہری جمعیۃ علماء کے فرائض

دفعہ (۱۹)

(الف) ہر مقامی اور شہری جمعیۃ کے لیے لازم ہوگا کہ اپنی آبادی کا جائزہ لیکر وہاں کی تعلیمی ترقی یا سماجی اصلاح اقتصادی بہبودی یا دینی جدوجہد کے لیے تعمیری پروگرام کے کسی جز پر عمل درآمد کا ایسا عملی خاکہ مرتب کرے جس کو اس کے کارکن اپنے وسائل اور صلاحیتوں سے مکمل کر سکتے ہوں نیز شہری اور ضلعی جمعیتیں سال میں ایک سیرت کانفرنس اور کارکنوں کی میٹنگ ضرور کریں۔

(ب) جہاں کوئی پروگرام کمزوری سے چل رہا ہو وہاں کے عہدیداران کا فرض ہوگا کہ مزید تقویت اور ترقی دینے کے لیے دوسرے مقامات کے کارکنوں کو مدعو کر کے ان سے مشورہ کریں یا اپنے کارکنوں کو بھیج کر ان کے تجربات اور حوصلے بڑھائیں۔

(ج) پروگرام بناتے وقت اس کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ اس کہ کارکنوں میں تکان، مایوسی، یا بددلی نہ پیدا ہو اور کارکن کسی مالی پریشانی میں مبتلا نہ ہوسکیں۔

(د) ہر ماتحت جمعیۃ اپنی بالادست جمعیۃ کو اپنی کارگزاری کی سہ ماہی رپورٹ ضرور دیے گی اور یہی چیز اس کی حرکت و عمل یا کوتاہی کا ایک ثبوت ہوگی۔

جمعیۃ علماء ضلع

دفعہ (۲۰ ضلع جمعیۃ ہر اس ضلع میں قائم ہوسکے گی جہاں ایک سے زیادہ مقامی جمعیتیں ہوں۔

دفعہ (۲۱) ضلع جمعیۃ کی ایک مجلس منتظمہ ہوگی جو ان ارکان پر مشتمل ہوگی جنہیں ضلع کی مقامی

جمعیتیں اپنی مجالس منتظمہ کے ذریعہ منتخب کریں گی۔ اس مجلس کے ارکان کی تعداد کم سے کم پندرہ ہوگی۔

دفعہ (۲۲) ضلع جمعیۃ کی مجلس منتظمہ کو حق ہوگا کے وہ اپنے ضلع کے صائب الرائے یا تعمیری پروگرام سے عملی دلچسپی لینے والے اصحاب میں سے چھ افراد کو رکن نامزد کرے۔ یہ افراد ممبر تصور کیے جائیں گے۔

دفعہ (۲۳) ضلع جمعیۃ کا دفتر ضلع کے صدر مقام پر ہوگا لیکن مخصوص اور اہم حالات کے پیش نظر ضلع جمعیۃ کی مجلس عاملہ کی اجازت سے صدر مقام کے بجائے کسی دوسری جگہ قائم کیا جاسکتا ہے۔

دفعہ (۲۴) جب کسی ضلع میں صرف ایک جمعیۃ علماء ہو، وہ عارضی ضلع جمعیۃ کے فرائض انجام دے گی مگر اس جمعیۃ پر لازم ہوگا کہ ایک سال کے اندر ضلع میں دو یا دو سے زیادہ مقامی جمعیتیں قائم کر کے حسب دفعہ ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۵، ۲۶، باضابطہ انتخاب کرائے۔

دفعہ (۲۵) ضلع جمعیۃ کے عہدیداران حسب ذیل ہوں گے جن کو ضلع جمعیۃ کی مجلس منتظمہ اپنے ارکان میں سے منتخب کرے گی: صدر ایک، نائبین صدر دو، ناظم ایک، خازن ایک، نائب ناظم حسب صوابدید مجلس منتظمہ ہوں گے۔

دفعہ (۲۶) ضلع جمعیۃ کی ایک مجلس عاملہ ہوگی جس کے ارکان گیارہ ہوں گے اور انہیں ضلع کا صدر نامزد کرے گا۔ ان ارکان میں صدر اور ناظم کا شامل ہونا ضروری ہے۔

دفعہ (۲۷) ضلع جمعیۃ کا فرض ہوگا کہ اپنے ضلع میں مزید مقامی جمعیتیں قائم کرے اور انہیں متحرک بنائے۔

ضلع جمعیۃ کے فرائض

دفعہ(۲۸) علاوہ ان ذمہ داریوں کے جو دستور اساسی میں کہیں مذکور ہوں ضلع جمعیۃ کے حسب ذیل فرائض ہوں گے:

(الف) ضلع کے انتخابی اجلاس میں مقامی جمعیتوں کا جائزہ پیش کرنا۔ جہاں تعمیری پروگرام چل رہا ہو اس کی اجمالی روداد اور جہاں نہ چل رہا ہو وہاں کی صورت حال بتلانا۔ نیز جو اہم مقامات ہوں مگر وہاں مقامی جمعیۃ قائم نہ ہو تو وہاں قیام جمعیۃ اور تعمیری پروگراموں کا بندوبست کرنا۔

(ب) اگلے ٹرم کے لیے تعمیری پروگرام کا خاکہ اور نشانہ مرتب کرنا اور تمام شاخوں کو ان کی حیثیت کے مطابق پابند کرنا۔ ان کی رہنمائی اور نگرانی کرنا۔ ان کا اخلاقی تعاون کرنا اور ان کی مشکلات کا حل تلاش کرنا۔

(ج) ضلع جمعیۃ کے تمام عہدیداروں میں حسب صلاحیت کاموں کی تقسیم کر کے ان کی رہنمائی کرنا اور جدوجہد کا نقشہ بنا کر اس کے مطابق عمل درآمد کا جائزہ لینا۔

(د) نئے انتخابات کے بعد سہ ماہی رپورٹ مرتب کر کے ریاستی جمعیۃ کو پیش کرنا جس میں مقامی جمعیتوں کے پروگرام، ان کی کارگزاری اور اپنی کارکردگی کی تفصیلات درج ہوں۔ یہ رپورٹ ریاستی جمعیۃ کے فارم کے مطابق ضروری معلومات پر مشتمل ہوگی۔

(ہ) مقامی جمعیتوں کی مجالس منتظمہ میں سال میں ایک مرتبہ کسی عہدیدار کا شریک ہو کر ان کی ہمت افزائی کرنا اور ان کی مشکلات کا براہ راست جائزہ لینا۔

(و) جہاں جہاں تعمیری پروگرام چل رہے ہوں ان کو باہم مربوط رکھنا اور کارکنوں کے لیے مل جل کر ترقی کرنے کے اسباب فراہم کرنا اور سال میں ایک بار کسی عہدیدار کا معائنہ کرنا۔

(ز) کوئی مقامی جمعیۃ یا ضلع جمعیۃ اگر اپنے فرائض میں کوتاہ ثابت ہوگی تو اس کے

موجودہ عہدیدار آئندہ انتخابات کے لیے نااہل قرار دیئے جاسکیں گے جس کا فیصلہ بالا دست جمعیۃ کرے گی۔

(ح) وہ ضلع جمعیۃ قابلِ ستائش ہوگی جو اپنے زیر انتظام کوئی نمونے کا تعمیری پروگرام چلا کر اسے کامیاب بنادے گی۔

ریاستی جمعیۃ علماء

دفعہ (۲۹) ہر ریاست میں ایک ریاستی جمعیۃ علماء ہوگی جس کا دفتر ریاست کے صدر مقام پر ہوگا، البتہ مخصوص اور اہم حالات میں ریاستی مجلس عاملہ کوئی دوسرا مقام متعین کرسکتی ہے۔

دفعہ (۳۰) سہولت کار اور نظام جمعیۃ کی ترقی کے لیے ریاستی جمعیۃ مرکزی جمعۃ علماء ہند کے مشورے سے علاقائی جمعیتیں قائم کرسکتی ہے جو اس ریاستی جمعیۃ کے ماتحت اپنے اپنے علاقوں میں کام کریں گی۔ اسی طرح مرکزی جمعیۃ کسی بھی ریاست میں ریاستی جمعیۃ کے مشورے سے اس ریاست میں علاقائی جمعیتیں قائم کرسکتی ہے۔

دفعہ (۳۱) ریاستی جمعیۃ علماء کی ایک مجلس منتظمہ ہوگی جس کے ارکان کا انتخاب اضلاع کی جمعیتیں اپنی مجالس منتظمہ کے ذریعہ کریں گی، ریاستی جمعیتوں کی مجالس منتظمہ کے ارکان کی تعداد حسب ذیل دو بنیادوں پر ہوگی۔

(الف) اتر پردیش، بہار، بنگال، آندھرا، مہاراشٹر، گجرات، راجستھان، آسام اور مدھیہ پردیش میں مجلس منتظمہ کے ارکان کی تعداد کم سے کم ۵۱ اور باقی جھارکھنڈ، اتر کھنڈ، چھتیس گڑھ جیسے صوبوں میں مجلس منتظمہ کے ارکان کی تعداد کم سے کم ۴۱ ہوگی، لیکن اتر پردیش، بہار، بنگال، آندھرا پردیش، مہاراشٹر، گجرات، راجستھان، آسام اور مدھیہ پردیش کی تعداد جب دس ہزار سے زیادہ ہوجائے تو ہر ہزار ممبران پر ایک رکن اور باقی صوبوں میں ممبروں کی تعداد جب پانچ ہزار سے زیادہ ہوجائے تو ہر

پانچ سوممبر پر ایک رکن کا اضافہ ہوتا رہے گا۔

(ب) ممبروں کی وہی تعداد قابل اعتبار ہوگی جن کی فیس ممبری کا کوٹہ بموجب دفعہ ۱۶۵ادا ہو چکا ہوگا۔

دفعہ(۳۲) ریاستی جمعیۃ کی مجلس منتظمہ میں کم از کم ایک چوتھائی علماء کا ہونا ضروری ہوگا۔

دفعہ(۳۳) ریاستی مجالس منتظمہ کو حق ہوگا کہ وہ اپنی ریاست کے صائب الرائے یا تعمیری پروگرام کے لیے سرگرم اصحاب میں سے دس افراد کو رکن نامزد کرے، یہ نامزدگی، ممبری سمجھی جائے گی۔

دفعہ(۳۴) جس ریاست میں ریاستی جمعیۃ نہ ہو وہاں کی جمعیۃ کو حالات کے مطابق براہ راست مرکز کے ماتحت کیا جاسکتا ہے۔

ریاستی عہدیداران

دفعہ(۳۵) ریاستی جمعیۃ کے حسب ذیل عہدیدار ہوں گے: صدر ایک، نائبین صدر چار تک، ناظم اعلیٰ ایک، ناظم امور تعلیمی ناظم تعمیر و ترقی، ناظم مالیات، آفس سیکریٹری اور خازن ایک ایک ہوں گے۔

دفعہ(۳۶)

(الف) ریاستی جمعیۃ کے صدر، نائبین صدر اور خازن کو ریاستی مجلس منتظمہ منتخب کرے گی۔ ناظم اعلیٰ کو صدر بمشورہ مجلس عاملہ اور ناظمین کو ناظم اعلیٰ بمشورہ صدر نامزد کرے گا۔

(ب) تمام عہدیداروں کا مجلس منتظمہ کا ممبر ہونا اور صدر اور ایک ناظم کا عالم ہونا ضروری ہوگا۔

ریاستی مجلس منتظمہ کے فرائض

دفعہ(۳۷) ان فرائض کے علاوہ جو دستور میں کہیں درج ہوں مجلس منتظمہ ریاستی جمعیۃ کے حسب

ذیل فرائض ہوں گے:

(الف) انتخابی اجلاس میں پوری ریاست کی جماعتی تنظیم، تعمیری پروگرام اور جدوجہد کا جائزہ لینا اور آئندہ کے لیے مشورے اور ہدایات دینا۔

(ب) سالانہ اجلاسوں میں ان عہدیداروں سے ان کی رپورٹ حاصل کرنا جن کے ذمہ تقسیم کار کے طور پر کسی کام کی ذمہ داری سونپ دی گئی تھی۔ پھر کارگزاری کا جائزہ لینا۔

(ج) ریاستی بجٹ میں ناظم کی رپورٹ کی روشنی میں آمد و خرچ کا لحاظ رکھنا اور سب کی منظوری دینا۔

(د) سالانہ اجلاس میں ہر ہر ضلع کے ذمہ داروں سے ضلع جمعیۃ کی رپورٹ سننا اور ان کو باہم تبادلہ خیالات کا موقع دینا۔

(ہ) جماعتی تنظیم اور تعمیری پروگراموں کے لیے وسائل و ذرائع تلاش کرنا۔

(و) ایسے وفود مرتب کرنا جو دورہ کر کے کارکنوں کی مشکلات حل کر سکیں اور انہیں صحیح مشورہ بھی دے سکیں۔

ریاستی جمعیۃ علماء کی مجلس عاملہ

دفعہ (۳۸) ریاستی جمعیۃ کی ایک مجلس عاملہ ہوگی جس کے ارکان کی تعداد بشمول صدر و ناظم اعلیٰ و خازن اکیس ہوگی۔

دفعہ (۳۹) مجلس عاملہ کے ارکان کو ریاستی جمعیۃ کا صدر نامزد کرے گا۔

دفعہ (۴۰) ریاستی جمعیۃ کی مجلس عاملہ اپنی ریاست کے لیے جمعیۃ علماء ہند کے دستور اساسی کی روشنی میں دستور العمل بنائے گی اور مرکزی جمعیۃ علماء ہند سے اس کی منظوری حاصل کرے گی۔

ریاستی جمعیۃ کی مجلس عاملہ کے فرائض

دفعہ(۴۱) دستور اساسی میں مندرجہ فرائض کے علاوہ ریاستی مجلس عاملہ کے فرائض حسب ذیل ہوں گے:

(الف) مجلس منتظمہ کی قرارداد کی روشنی میں ضلع جمعیتوں کی رہنمائی کرنا، نگرانی اور امداد کرنا۔

(ب) ماتحت جمعیتوں سے ان کی اسکیمیں، کارگزاریاں اور تمام ضروری معلومات حاصل کرنا۔

(ج) سال میں ایک مرتبہ مجلس منتظمہ بلا کر ضلع وار تعمیری پروگرام، اسکیمیں اور کارگزاری پیش کر کے اسے منظور کرانا۔

(د) جہاں جہاں جماعتی نظم کمزور ہو یا قائم نہ ہو وہاں کے حالات کا جائزہ لیکر تعمیری پروگرام یا جماعتی نظم قائم کرنے کا بندوبست کرنا۔

(ہ) ہر ضلع جمعیۃ کی مجلس منتظمہ کے اجلاس میں سال میں ایک مرتبہ کسی عہدیدار کا شریک ہو کر براہ راست ان کی مشکلات معلوم کرنا اور ان سے تبادلہ خیالات کرنا۔

(و) ریاستی طور پر حرکت وعمل کے لیے آرگنائزر مقرر کرنا جو تمام جمعیتوں کو باہم مربوط کر سکے اور جماعتی تنظیم کو مستحکم بنائے۔

(ز) تعمیری پروگرام، جماعتی تنظم، جدوجہد اور وسعت وترقی کے لیے لٹریچر فراہم کرنا اور کارکنوں کو ریاست بھر کے تمام اہم کاموں سے متعارف کرانا جس سے دوسروں کے تجربات معلومات اور حوصلے میں اضافہ ہو سکے۔

(ح) جماعتی تنظیم، تعمیری نظام عمل کی وسعت کو سامنے رکھ کر تقسیم کار کے ذریعہ تمام عہدیداروں میں ذمہ داریاں تقسیم کرنا پھر ان کی اعانت اور نگرانی کرنا۔

(ط) جماعتی تنظیم یا تعمیری پروگرام میں سرگرم افراد کو مجلس عاملہ میں اعزازی طور پر مدعو کرنا اور ان لوگوں کے خلاف تادیبی کارروائی کرنا جن کی کارگزاری کمزور یا خراب رہی ہوں۔

مرکزی جمعیۃ علماء

دفعہ(۴۲) تمام ہند یونین کے لیے ایک مرکزی جمعیۃ ہوگی، جو مرکزی جمعیۃ علماء ہند کہلائے گی، اس کی مجلسِ منتظمہ دو طریقہ پر بنے گی:

(الف) حسب دفعہ ۴۳ بذریعہ انتخاب۔

(ب) حسب دفعہ ۴۴ بذریعہ نامزدگی۔

دفعہ(۴۳) ریاستی جمعیتوں کی مجالسِ منتظمہ نئے انتخاب کے بعد اپنے ارکان میں سے ایک تہائی ارکان مرکزی جمعیۃ علماء ہند کی مجلسِ منتظمہ کے لیے منتخب کریں گی، ارکانِ مرکزیہ کی اس تعداد میں ریاستی جمعیتوں کے صدر اور ناظمِ اعلیٰ کا شامل ہونا ضروری ہوگا۔

دفعہ(۴۴) ریاستی جمعیتوں سے انتخاب موصول ہونے کے بعد منتخب شدہ صدر مجلسِ عاملہ کی موجودگی میں چار لے گا اور مشاہیرِ ہند کو جن کی تعداد اکیاون تک ہوگی، بطور رکن مجلسِ منتظمہ جمعیۃ علماء ہند نامزد کرے گا، یہ نامزد ارکانِ مرکزیہ جن ریاستوں میں رہتے ہیں، وہاں ریاستی جمعیۃ کی مجلسِ منتظمہ کے بھی رکن ہوں گے اور ریاستی جمعیۃ کی مجلسِ منتظمہ میں ان کو رائے دینے کا حق ہوگا۔

دفعہ(۴۵) جب تک جمعیۃ علماء ہند کی نئی مجلسِ منتظمہ کے ارکان کم سے کم تین ریاستی جمعیتوں سے منتخب نہ ہو جائیں سابق مجلس بدستور کام کرتی رہے گی۔

مجلسِ عاملہ جمعیۃ علماء ہند

دفعہ(۴۶)

(الف) جمعیۃ علماء ہند کی ایک مجلسِ عاملہ ہوگی جس کے ارکان کی تعداد اکیس ہوگی، جس کو صدر جمعیۃ علماء ہند نامزد کرے گا۔

(ب) مجلسِ عاملہ میں صدر، نائبینِ صدر اور ناظمِ عمومی بحیثیت عہدہ شامل ہوں گے۔

جمعیۃ علماء ہند کے عہدیدار

دفعہ (۴۷) جمعیۃ علماء ہند کے عہدیدار حسب ذیل ہوں گے: صدر ایک، نائب صدر دو، خازن ایک، ناظم عمومی ایک اور نظماء چار۔ مجلسِ عاملہ اپنی ضرورت کے مطابق نظماء کی تعداد میں اضافہ کر سکے گی۔

دفعہ (۴۸) صدر اور ناظم عمومی کا طبقہ علماء میں سے ہونا ضروری ہوگا۔

دفعہ (۴۹) جمعیۃ علماء ہند کے ہر عہدیدار کو جمعیۃ کے فنڈ سے ماہانہ اعزازی الاؤنس (آنریریم) دیا جا سکے گا، جس کی مقدار جمعیۃ علماء ہند کی مجلسِ عاملہ طے کرے گی۔

دفعہ (۵۰) کسی جمعیۃ علماء کا کوئی عہدیدار بیک وقت کسی دوسری جمعیۃ کا وہی عہدیدار نہیں ہو سکتا۔

دفعہ (۵۱) جمعیۃ علماء ہند کے صدر کا انتخاب حسب ذیل دفعات سے ہوگا:

(الف) جمعیۃ علماء ہند کا ناظم عمومی آنے والے انتخابات سے تین ماہ پہلے ایک تاریخ مقرر کرے گا۔ اس تاریخ تک ہر ریاست کی مجلسِ عاملہ جمعیۃ علماء ہند کی صدارت کے واسطے ایک یا ایک سے زائد ناموں کی سفارش کرے گی۔

(ب) مقررہ تاریخ تک جس قدر نام وصول ہوں گے جمعیۃ علماء ہند کا ناظم عمومی ان کی فہرست مرتب کر کے تمام ریاستی جمعیتوں کے پاس بھیج دے گا۔

(ج) ہر ایک ریاستی جمعیۃ کی مجلسِ منتظمہ اپنے پہلے اجلاس میں فہرست مذکورہ دفعہ ہٰذا ضمن (ب) کے ناموں میں سے کسی ایک کو منتخب کرے گی۔

(د) ریاستی جمعیۃ کا ناظم اعلیٰ منتخب شدہ نام کی اطلاع کے ساتھ حاضر ارکان کی مجموعی تعداد اور ہر ایک نام مندرجہ فہرست کے لیے حاصل شدہ آراء کی تفصیل بھی تحریر

کرے گا۔

(ہ) مجوزہ ناموں میں سے جس نام کو ریاستوں کی اکثریت حاصل ہوگی، صرف آئندہ ٹرم کے لیے وہ جمعیۃ علماء ہند کا صدر ہوگا اور اگر دو یا دو سے زیادہ ناموں کے حق میں ریاستوں کی تعداد مساوی ہو تو ان ناموں میں سے اس نام کو ترجیح ہوگی، جس کے حق میں تمام ریاستوں کی مجالسِ منتظمہ کے رائے دہندہ اراکین کی مجموعی طور پر اکثریت ہوگی۔

دفعہ (۵۲) جمعیۃ علماء ہند کا منتخب شدہ صدر جمعیۃ علماء ہند کی مجلسِ منتظمہ کے ارکان میں سے ناظمِ عمومی کو مجلسِ عاملہ کے مشورہ سے اور باقی ناظموں کو ناظمِ عمومی کے مشورے سے نامزد کرے گا۔

دفعہ (۵۳) جمعیۃ علماء ہند کے خازن اور دو نائبینِ صدر کا انتخاب جمعیۃ علماء ہند کی مجلسِ منتظمہ کرے گی۔

دفعہ (۵۴) اگر کسی وجہ سے درمیان میں جمعیۃ علماء ہند کے صدر کی جگہ خالی ہو جائے تو اس وقت تک کے لیے مجلسِ عاملہ کسی نائب صدر کو عارضی طور پر صدر مقرر کر دے گی، جب تک مجلسِ منتظمہ باقی مدت کے لیے کسی کو صدر منتخب نہ کرے۔ مجلسِ منتظمہ کے اس اجلاس کا انعقاد صدر کی جگہ خالی ہونے کی تاریخ سے چھ ماہ کے اندر ہو جانا ضروری ہوگا۔

جمعیۃ علماء ہند کی مجلس منتظمہ کے فرائض واختیارات

دفعہ (۵۵) ان فرائض واختیارات کے علاوہ جو جمعیۃ علماء ہند کی مجلسِ منتظمہ کے لیے اس دستورِ اساسی میں کسی دوسری جگہ بیان کیے گئے ہیں، مجلسِ منتظمہ جمعیۃ علماء ہند کے فرائض واختیارات حسب ذیل ہوں گے:

(الف) جمعیۃ علماء ہند کے اغراض ومقاصد کی تکمیل کے لیے لائحۂ عمل اور پالیسی مرتب کرنا اوراس پر عمل درآمد کا جائزہ لینا۔

(ب) جمعیۃ علماء ہند کے دائرۂ عمل سے عمومی تعلق رکھنے والے امور پر غور کرنا اوران کے متعلق فیصلہ صادر کرنا۔

(ج) مجلسِ عاملہ جمعیۃ علماء ہند کی قراردادوں اورتجاویز کوآئندہ کے لیے منظور یا مسترد کردینا اور جمعیۃ علماء ہند کی سرگرمیوں اورنظم وضبط کے متعلق ہدایات دینا۔

(د) مجلسِ عاملہ کے مرتب کردہ بجٹ کی منظوری دینا۔

(ہ) اگر جمعیۃ علماء ہند کی مجلس منتظمہ کے کسی رکن کی طرف سے جمعیۃ علماء ہند یا کسی ریاستی جمعیۃ کے حسابات یاان کے عہدیداروں کے کام کی جانچ پڑتال کا مطالبہ کیا جائے تو اس مطالبہ پرغور کرنا اوراگر ضرورت ہوتو اس کی تحقیق کا انتظام کرنا اورتحقیقات کے بعد مناسب کارروائی عمل میں لانا۔

مجلس عاملہ جمعیۃ علماء ہند کے اختیارات وفرائض

دفعہ(۵۶) ان اختیارات وفرائض کے علاوہ جواس دستورِاساسی میں کسی دوسری جگہ بیان کیے گئے ہیں، جمعیۃ علماء ہند کی مجلسِ عاملہ کے فرائض واختیارات حسب ذیل ہوں گے:

(الف) جمعیۃ علماء ہند کے صدر دفتر اوراس کے متعلقات کے نظم وضبط، جماعتی تنظیم اورتعمیری پروگرام جیسے جملہ امور کی انجام دہی کے لیے تقسیم کار کے اصول پر حسب ذیل شعبے قائم کرنا اوران کی نگرانی کرنا:

۱- **تعلیمات**: دینی تعلیم، دُنیاوی تعلیم اورطبّی تعلیم، محمودیہ لائبریری، کتب خانہ، سالانہ تربیتی کیمپ اوراس طرح کے دوسرے امور۔

۲- **مالیات**: جمعیۃ علماء ہند، مجاہدِ ملت بلڈنگ، مدنی ہال، الجمعیۃ بک ڈپو، الجمعیۃ پریس، جمعیۃ بلڈنگ اورمرکزی دفتر کا مالیاتی نظام۔

۳- **نشر واشاعت**: 'الجمعیۃ' اخبار اور 'الکفاح' عربی اخبار، ہفت روزہ ہندی اخبار، انگریزی اخبار، جماعتی تنظیم، تعمیری پروگرام اور سرگرمیاں جماعتی اور تعمیری لٹریچر۔

۴- **دفتری نظم ونسق**: تمام مرکزی دفاتر کا باہمی ربط، ریاستی دفاتر سے ارتباط، دفتری امور کی سربراہی۔ ان میں سے ہر شعبے کا انچارج ایک ناظم ہوگا، جو ناظم عمومی کی ماتحتی میں اپنے فرائض انجام دے گا اور مجلسِ عاملہ کے سامنے اپنے فرائض کا جوابدہ ہوگا۔

(ب) صدر دفتر اور اس کے ماتحت شعبوں کے لیے عملے کی صلاحیت، تجربہ، عمر اور معیار کا تعین کرنا اور تمام دفتری کارپردازوں کے آنریریم یا تنخواہوں کی مقدار، گریڈ اور الاؤنس مقرر کرنا۔

(ج) ہر عہدیدار کی کارگزاری کی سالانہ رپورٹ کو منظور کرنا یا مسترد کردینا اور حسب ضرورت کسی عہدیدار کا الاؤنس مقرر کرنا یا منسوخ کرنا۔

(د) کسی خالی اسامی (پوسٹ) پر ناظمِ عمومی کے عارضی مقرر کردہ شخص کو بحال رکھنا یا برطرف کردینا۔

(ہ) کسی ملازم کے تقرر یا برطرفی کے متعلق ناظم عمومی کے فیصلے کے خلاف اپیل سن کر اس کا فیصلہ کرنا۔

(و) جمعیۃ علماء ہند کے سرمایہ کی نگرانی کرنا۔

(ز) جمعیۃ علماء ہند اور اس کے ماتحت شعبوں کا سالانہ میزانیہ مرتب کرنا اور جمعیۃ علماء ہند کی مجلسِ منتظمہ کے اجلاس میں منظوری کے لیے پیش کرنا۔

(ح) غیر معمولی حالات کی وجہ سے بہ امید منظوری مجلسِ منتظمہ جمعیۃ علماء ہند کا سالانہ میزانیہ منظور کرنا یا غیر معمولی اخراجات کے لیے مجلسِ منتظمہ کے منظور کردہ میزانیہ کی مدت میں ردّ و بدل کرنا۔

(ط) مجلسِ عاملہ جمعیۃ علماء ہند کو حق ہوگا کہ اغراض ومقاصد جمعیۃ علماء ہند کی تکمیل اور اپنے اختیارات وفرائض کی انجام دہی کے لیے حسب ضرورت مجالس قائمہ اور عارضی سب کمیٹی بنائے اور ان کے لیے قواعد وضوابط مرتب کرے۔

(ی) ریاست وار جمعیتوں یا ایسی ضلع وار جمعیتوں کا جہاں ریاستی جمعیۃ قائم نہیں ہے، جمعیۃ علماء ہند کے ساتھ الحاق کرنا یا ان کے الحاق کو منسوخ کرنا۔

(ک) ریاستی جمعیتوں کے لیے قواعد وضوابط بنانا، یا ان کے پیش کردہ قواعد کو منظور کرنا۔

(ل) جمعیۃ علماء ہند کا سالانہ اجلاسِ عام یا حسب ضرورت کوئی خاص اجلاس طلب کرنا اور اس کے انعقاد کے ضروری انتظامات کرنا۔

(م) ریاستی انتخابات کے متعلق بے قاعدگی کی شکایت کی سماعت اور اس کا فیصلہ کرنا یا انتخابی بورڈ بنا کر تمام انتخابی معاملات اس کے سپرد کرنا اور اس کے اصول وضوابط مرتب کرنا۔

(ن) اپنی منظور کردہ تجاویز کو مجلس منتظمہ کے آئندہ اجلاس میں بغرض توثیق وتصدیق پیش کرنا۔

(س) ایسی شکایتوں کو سننا اور فیصلہ صادر کرنا جو جمعیۃ علماء ہند کے مقاصد وقوانین یا اس کی قراردادوں کی خلاف ورزی کے بارے میں جمعیۃ علماء ہند کی مجلسِ منتظمہ کے کسی رکن کی جانب سے کسی دوسرے رکن یا عہدیدار کے متعلق کی گئی ہو اور ایجنڈے میں اس کا ذکر کیا گیا ہو۔

(ع) ریاستی جمعیۃ یا ان کی (ٹریبونل) عارضی عدالتوں کے فیصلوں کے خلاف اپیل کی سماعت کرنا اور آخری فیصلہ صادر کرنا۔

(ف) جمعیۃ ٹرسٹ سوسائٹی کی نگرانی کرنا اور اس کو حسب ضرورت ہدایات دینا۔ نیز انتظام کے لیے جمعیۃ علماء ہند کی املاک وغیرہ اس کے حوالے کرنا۔

عہدیداروں کے فرائض واختیارات

فرائض واختیارات صدر:

دفعہ(۵۷) اُن فرائض واختیارات کے علاوہ جو اس دستورِ اساسی میں کسی دوسری جگہ مذکور ہیں، صدر جمعیۃ علماء ہند کے فرائض واختیارات حسب ذیل ہوں گے:

(الف) جمعیۃ علماء ہند کے اجلاسِ عام اور اس کی مجلسِ منتظمہ اور مجلسِ عاملہ کے جلسوں کی صدارت کرنا۔

(ب) اپنی صوابدید کے مطابق اہم امور کے متعلق خط وکتابت یا گفت وشنید کرنا یا ان کے بارے میں کوئی بیان یا اعلان جاری کرنا۔

(ج) ناظمِ عمومی کے فرائض واختیارات اور عام کارگزاری میں رہنمائی اور نگرانی کرنا۔

(د) ناظمین اور ملازمینِ دفتر کی نگرانی رکھنا اور شکایتوں کی سماعت کرنا۔

(ہ) ناگزیر حالات میں ناظمِ عمومی کو بہ مشورہ مجلسِ عاملہ اور ناظم کو بہ مشورہ ناظمِ عمومی ذمہ داری سے سبکدوش کردینا۔

(و) جمعیۃ علماء کی تنظیم واستحکام یا تعمیری پروگرام یا ملکی وملّی حالات کے لیے مختلف ریاستوں اور مقامات کا دورہ کرنا۔

(ز) تعمیری پروگرام کے لیے پالیسی یا تعریف کی وضاحت۔

فرائض واختیارات ناظمِ عمومی

دفعہ(۵۸) علاوہ اُن اختیارات کے جو اس دستورِ اساسی میں کسی دوسری جگہ مذکور ہیں، جمعیۃ علماء ہند کے ناظمِ عمومی کے اختیارات وفرائض حسب ذیل ہوں گے:

(الف) مختلف شعبہ جات کو بہ مشورہ صدر کسی تحریر کے ذریعہ ناظموں میں حسب ضرورت

ردّوبدل کرنا۔

(ب) مفوّضہ شعبہ جات کی نگرانی رکھنا اوران کے لیے مناسب عملہ کا انتظام اور عارضی تقرر کرنا یا نامناسب عملہ کا برطرف کرنا۔

(ج) جمعیۃ علماء ہند اوراس کے اخبار ’الجمعیۃ‘ یا اس کے ماتحت دوسرے اخبارات ورسائل میں جمعیۃ علماء کی پالیسی پرعمل درآمد کی نگرانی کرنا۔

(د) شعبہ جات کے نظماء کو حسب ضرورت ہدایات دینا اور طویل غیر موجودگی کے وقت بہ مشورہ صدر کسی ناظم کو اپنا قائم مقام بنانا۔

(ہ) دفتر کی عام تنظیم وترتیب کی نگرانی کرنا۔

(و) جمعیۃ علماء ہند کی طرف سے اس مراسلت کے علاوہ جو مستقلاً نظمائے شعبہ جات سے متعلق ہو عام مراسلت کرنا۔

(ز) مختلف ضرورتوں کے لیے وفود بھیجنا اوران کے اخراجات منظور کرنا۔

(ح) ریاستی جمعیۃ کا نظامِ عمل اگرکسی وجہ سے عملی طورپر معطل ہوگیا ہو یا جماعتی مقاصد بروئے کار لانے سے قاصر ہو یا ایسی کوئی صورتِ حال پیدا ہو جس سے مرکزی جمعیۃ کی مجلسِ عاملہ وہاں کی کارکردگی سے مطمئن نہ ہو تو مرکزی مجلسِ عاملہ کے مشورے سے حسب ذیل طریقوں میں سے کسی ایک کو اختیار کرنا:

۱- موجودہ عہدیداران اور مجلسِ عاملہ کو برطرف کرنا اوراس کی جگہ چند افراد کی ایڈھاک کمیٹی مقرر کرنا، جو چھ ماہ کے اندر منتظمہ بلاکر عہدیداران کا دوسرا انتخاب کرادے گی۔مگر بقیہ ٹرم کی مدت نو ماہ سے کم ہو تو ایڈھاک کمیٹی خود کام کرتی رہے گی اور دوسرے ٹرم کا انتخاب کراکے کام سونپ دے گی۔

۲- یا موجودہ ریاستی جمعیۃ کے نظامِ عمل کو کالعدم قرار دینا اور ایک ایڈھاک کمیٹی بنادینا جو چھ ماہ کے اندر نئی ممبرسازی کراکے دوسرا انتخاب کرائے گی،لیکن اس ٹرم کی مدت

اگرایک سال سے کم ہوتو خود ایڈھاک کمیٹی اس ٹرم کو پورا کرے گی اور دوسرے ٹرم کا باضابطہ انتخاب کرائے گی اور اس کو کام سونپ دے گی۔

۳- اگر دوسرا انتخاب کرانے کی مدت باقی نہیں ہے تو ایڈھاک کمیٹی جس کے ارکان کی تعداد سات افراد سے کم نہ ہوگی، اپنی متفقہ رائے سے مزید چند افراد کا اضافہ کرے گی ،مگر مجموعی تعداد پندرہ سے زیادہ نہ ہوگی۔

(ط) جمعیۃ علماء ہند کے اجلاس اور اس کی مجلس منتظمہ اور مجلس عاملہ کے جلسوں کی کارروائی کو منضبط کرنا اور اس کو رجسٹروں میں محفوظ کرنا اور ارا کین کو بھیجنا۔

(ی) تعمیری پروگرام کے لیے دفعہ ٦ تا ١٠ پر عمل درآمد اور کارگزاری کا جائزہ لے کر ریاست وار رپورٹ بہ منظوری مجلسِ عاملہ اجلاسِ عام میں پیش کرنا۔

(ک) ہر ٹرم کے لیے مختلف ریاستی جمعیتوں کے لیے تعمیری کام کے نشانے مقرر کرنا اور ان کے عہدیداروں کو ان کی تکمیل کا ذمہ دار قرار دینا اور بصورت عدم تعمیل ان سے جواب طلب کرنا، یا ان کے خلاف مناسب تادیبی کارروائی کے لیے مجلسِ عاملہ سے سفارش کرنا۔

(ل) ریاستی جمعیۃ کی سرگرمیوں اور کارگزاریوں کے لیے فارم، نقشے، رجسٹر، مفید معلوماتی لٹریچر اور تربیت یافتہ افراد مہیا کرنا۔

(م) بہ مشورہ صدر ڈھائی ہزار روپے ماہانہ تک تنخواہ پانے والے ملازمین کا تقرر کرنا یا ان کو برطرف کردینا۔

(ن) مجلس منتظمہ کے اجلاس میں حسب دفعہ ۵٦ ضمن (ز) سالانہ میزانیہ منظوری کے لیے پیش کرنا۔

(س) منظور شدہ میزانیہ کی مدات میں حسب ضرورت ردّوبدل کی تجویز مجلسِ عاملہ جمعیۃ علماء ہند کے اجلاس میں حسب دفعہ ۵٦ ضمن (ح) پیش کرنا۔

(ع) آمدوصرف کا ماہانہ گوشوارہ آمدوصرف کی تفصیل کے ساتھ مجلسِ عاملہ کے اجلاس میں پیش کرنا۔

(ف) آمدوصرف کا سالانہ حساب آڈٹ کرانا اور آڈیٹر کی رپورٹ کے ساتھ بہ منظوری مجلسِ عاملہ شائع کرنا۔

(ص) حاصل شدہ رقوم بینک میں جمع کرانا۔

(ق) جمعیۃ علماء ہند کی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ وسامانِ متعلقہ دفتر کی حفاظت کرنا اوراس کا انتظام و انصرام کرنا اور ان کے متعلق تمام دستاویزات، ضروری کاغذات اور رجسٹر باضابطہ رکھنا۔

(ر) اپنی جائیداد سے ہر قسم کی آمدنی کی وصولیابی کے لیے یا انخلائے جائیداد کے واسطے کسی عدالت میں قانونی چارہ جوئی کرنا اوراس کے لیے کسی کو وکیل یا مجاز بنانا۔

(ش) منظورشدہ میزانیہ کے مطابق مصارفِ روزمرہ کے لیے دس ہزار (۱۰۰۰۰) روپے تک کی رقم ناظمِ عمومی کا اپنی تحویل میں رکھنا۔

(ت) معمولی اخراجات کی ادائیگی کرنا جن کی منظوری مجلسِ عاملہ دے چکی ہو۔

ناظم کے فرائض

دفعہ (۵۹) علاوہ ان اختیارات کے جو ناظموں کے لیے اس دستورِ اساسی میں کسی دوسری جگہ دفعہ کی رو سے حاصل ہیں، جمعیۃ علماء ہند کے ناظموں میں سے ہر ناظم کے اختیارات حسب ذیل ہوں گے:

(الف) ہر شعبہ جو کسی ناظم کے سپرد کیا گیا ہو، اس کی ترقی واستحکام کے لیے جدوجہد کرنا اوراس کی نگرانی کرنا۔

(ب) اپنے شعبہ سے متعلق عملہ کے تقرر یا برطرفی کے لیے ناظم عمومی سے سفارش کرنا۔

(ج) ناظمِ عمومی کی غیر موجودگی میں اس ناظم کو جس کو ناظمِ عمومی اپنا قائم مقام مقرر کرے، ناظمِ عمومی کے مفوضہ اختیارات حاصل ہوں گے۔

خازن کے فرائض

دفعہ (۶۰) خازن کے فرائض حسب ذیل ہوں گے:

(الف) جمعیۃ علماء ہند کا سالانہ بجٹ تیار کرنا۔

(ب) حساب کتاب کی عام نگرانی کرنا۔

(ج) وہ تمام امور انجام دینا جو مالیات سے متعلق مرکزی مجلس عاملہ یا مجلس منتظمہ نے تفویض کیے ہوں۔

مالی نظام

دفعہ (۶۱) جمعیۃ علماء ہند اور تمام ماتحت جمعیتوں کی آمدنی کی مدات حسب ذیل ہوں گے:

(الف) ممبری اور رُکنیت کی فیس کا وہ حصہ جو متعلقہ جمعیۃ کو بہ موجب دفعہ (۶۵) حاصل ہو۔

(ب) فیس رُکنیت۔

(ج) مخصوص عطیات۔

(د) وہ تمام عطیات جو ماہانہ، سالانہ یا یکمشت دیئے جائیں۔

(ہ) وہ آمدنی جو جمعیۃ علماء کے کسی اجلاس کے انعقاد کے سلسلے میں وصول ہو۔

(و) وہ آمدنی جو کسی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد یا کسی سامان کی فروخت یا اس کے کرایہ وغیرہ سے وصول ہو۔

(ز) وہ نفع جو جمعیۃ کے کسی شعبہ کے ذریعہ حاصل ہو۔

(ح) وہ آمدنی جو کسی وقف سے حاصل ہو۔

(ط) صدقاتِ فطر و دیگر صدقاتِ واجبہ۔

(ی) زکوٰۃ۔

(ک) چرم قربانی کی قیمت۔

دفعہ (۶۲) جمعیۃ علماء ہند کی آمدنی اس کے اغراض و مقاصد کی تکمیل، اس کے استحکام و اجراء اور اس سے تعلق رکھنے والی جملہ ضروریات پر صرف کی جاسکے گی، مگر شرط یہ ہے کہ دفعہ (۶۲) ضمن (ج)، (د) کی وہ آمدنی جو کسی خاص غرض کے لیے ہو وہ اسی غرض پر صرف ہوگی۔

دفعہ (۶۳) زکوٰۃ و صدقاتِ واجبہ کی رقوم صرف ان مصارف میں صرف ہوں گی، جو جمعیۃ علماء ہند کی مجلسِ عاملہ شرعی اصول کی روشنی میں ان کے لیے متعین کرے۔

دفعہ (۶۴) اضلاع اور ریاستی جمعیتوں کی املاک غیر منقولہ جمعیۃ علماء ہند کی ملکیت ہوں گی اور ضلع و ریاست کی جمعیتوں کو بغیر جمعیۃ علماء ہند کی منظوری کے ان کی تحویل و انتقال کا حق نہ ہوگا اور ضروری ہوگا کہ ضلع اور ریاستی جمعیتیں اپنی جائیداد غیر منقولہ کی فہرستیں مرکزی دفتر میں محفوظ کرائیں۔

دفعہ (۶۵) مقامی جمعیۃ کی فیس ممبری اور رکنیت کی فیس کا ایک ثلث جمعیۃ علماء ضلع کو اور اس طرح ضلع جمعیۃ اپنے وصول شدہ حصہ کا ایک ثلث ریاستی جمعیۃ کو اور ریاستی جمعیۃ اپنے وصول شدہ حصہ کا ایک ثلث جمعیۃ علماء ہند کو ادا کرے گی اور رسید حاصل کرے گی۔ البتہ جو اضلاع کسی علاقائی جمعیۃ کے ماتحت ہوں وہ اپنے وصول شدہ حصہ کا ایک ثلث علاقائی جمعیۃ کو اور علاقائی جمعیۃ اپنے وصول شدہ حصہ کا ایک نصف ریاستی جمعیۃ کو اور ریاستی جمعیۃ اپنے وصول شدہ حصہ کا ایک ثلث جمعیۃ علماء ہند کو ادا کرے گی اور رسید وصول کرے گی۔

دفعہ(٦٦) جمعیۃ علماء ہند کی مجلسِ منتظمہ کے ہر رکن کو فیس رکنیت سالانہ مبلغ تین سو روپے، ریاستی جمعیۃ کی مجلسِ منتظمہ کے ہر رکن کو دو سو روپے، مجلس منتظمہ جمعیۃ علماء ضلع کے ہر رکن کو ایک سو روپے ادا کرنا ضروری ہوگا۔

دفعہ(٦٧) ریاستی جمعیۃ کا ہر رکن جمعیۃ علماء ہند کا نمائندہ (ڈیلی گیٹ) ہوگا اور دو سو روپے فیس نمائندگی جمعیۃ علماء ہند کو ادا کرے گا۔

دفعہ(٦٨) مقامی، شہری، ضلعی اور ریاستیں جمعیتیں اپنا اپنا سالانہ میزانیہ خود منظور کریں گی لیکن ضروری ہوگا کہ منظوری کے بعد مقامی جمعیتیں ضلع جمعیتوں کو اور ضلع و شہر جمعیتیں ریاستی اور ریاستی جمعیتیں مرکزی جمعیۃ کو میزانیہ کی صحیح نقلیں بھیج دیں۔ جہاں علاقائی جمعیتیں ہوں وہاں ضلع جمعیتیں علاقائی جمعیتوں کو اور علاقائی جمعیتیں ریاستی جمعیتوں کو میزانیہ کی نقلیں بھیج دیں۔

دفعہ(٦٩) کسی جمعیۃ کے دفتر میں کوئی رقم بغیر رسید جمع نہیں کی جائے گی اور کوئی رقم بغیر واؤچر کے خرچ نہیں کی جائے گی۔ رقم کی رسید اور واؤچر پر ناظم مالیات یا ناظم کے دستخط اور عہدے کی مہر ہوگی۔

دفعہ(٧٠) مجلسِ عاملہ کی صوابدید کے بموجب جمعیۃ کا کل یا جزو خزانہ کسی بینک میں بھی جمع کرایا جاسکے گا۔

دفعہ(٧١) خاص ضرورت کے موقع پر جمعیۃ ریاستی جمعیۃ سے اور ریاستی جمعیۃ مرکز سے امداد کی درخواست کر سکے گی اور وہ امداد دی جاسکے گی۔

دفعہ(٧٢) جمعیۃ علماء ہند اور اس کی ماتحت ہر ایک جمعیۃ کی مجلسِ عاملہ اور مقامی جمعیۃ کی مجلسِ منتظمہ اختتامِ سال سے قبل ایک ایسا شخص مقرر کرے گی جو سال بھر کے حسابات کی جانچ

کر کے رپورٹ دے گا۔اس رپورٹ کی نقل مقامی جمعیۃ ضلع جمعیۃ کو بھیجے گی اور اضلاع اور علاقہ کی جمعیتیں ریاستی جمعیۃ کو اور ریاستی جمعیۃ جمعیۃ علماء ہند کو بھیجے گی۔

دفعہ(۷۳) جمعیۃ علماء ہند اور ریاستی جمعیۃ کی مجلسِ عاملہ کو حق ہوگا کہ حسب ضرورت جس ماتحت جمعیۃ کے حسابات کی جانچ کرانا چاہے کرالے۔

جمعیۃ علماء ہند کے جلسے

دفعہ(۷۴) جمعیۃ علماء ہند کے جلسے چار قسم کے ہوں گے:

(الف) اجلاسِ عام۔

(ب) مجلسِ منتظمہ کا اجلاس۔

(ج) مجلسِ عاملہ کا اجلاس۔

(د) مجلسِ قائمہ اور سب کمیٹیوں کے جلسے۔

دفعہ(۷۵) جمعیۃ علماء ہند کا اجلاسِ عام مجلسِ عاملہ کی صوابدید کے مطابق ہر انتخابِ عام کے بعد منعقد ہوا کرے گا،جس میں جمعیۃ علماء ہند اور ریاستی جمعیتوں کی مجلسِ منتظمہ کے جملہ ارکان شریک ہوسکیں گے۔اس اجلاسِ عام کی ایک سبجیکٹ کمیٹی ہوگی، جوصرف جمعیۃ علماء ہند کی مجلسِ منتظمہ کے ارکان پر مشتمل ہوگی۔

دفعہ(۷۶) جمعیۃ علماء ہند کے اجلاسِ عام میں وہی تجاویز پیش ہوں گی جو سبجیکٹ کمیٹی منظور کرے گی یا صدر پیش کرے گا۔

دفعہ(۷۷) جمعیۃ علماء ہند کا صدر ہی اجلاسِ عام کی صدارت کرے گا۔

دفعہ(۷۸) جمعیۃ علماء ہند کے اجلاسِ عام کو ایسی تجویز منظور کرنے کا اختیار ہوگا جو جمعیۃ علماء ہند

کی مجلسِ منتظمہ کی کسی منظور کردہ قرارداد کی ترمیم یا تنسیخ کرتی ہو لیکن ایسی تجویز کی منظوری کے لیے حاضر ارکان کی دو ثلث ۲/۳ اکثریت کی موافقت ضروری ہوگی۔

دفعہ (۷۹) جمعیۃ علماء ہند کی مجلسِ منتظمہ کا اجلاس سال میں کم از کم ایک مرتبہ ہوا کرے گا۔ اس میں جمعیۃ علماء ہند کے ارکانِ مرکزیہ شامل ہوں گے۔

دفعہ (۸۰) جمعیۃ علماء ہند کی مجلسِ منتظمہ کا اجلاس مرکزی جمعیۃ کا ناظمِ عمومی بہ اجازت صدر طلب کرسکتا ہے۔ غیر معمولی اجلاس مجلسِ عاملہ کے فیصلہ پر بھی ہوسکتا ہے یا پچاس ارکان جمعیۃ مرکزیہ کی تحریری درخواست پر بھی مجلسِ منتظمہ جمعیۃ علماء ہند کا اجلاس طلب کیا جاسکے گا، بشرطیکہ جمعیۃ علماء ہند کی تسلیم شدہ ریاستی جمعیتوں میں سے پانچ ریاستی جمعیتوں کے دس دس ارکانِ مرکزی نے اس پر دستخط کیے ہوں۔

دفعہ (۸۱) جمعیۃ علماء ہند کے جلسوں کی اطلاع کے ساتھ ایجنڈا بھیجنا ضروری ہوگا۔

دفعہ (۸۲) جمعیۃ علماء ہند کی مجلسِ عاملہ کا اجلاس صدر یا ناظمِ عمومی بہ مشورہ صدر جب چاہیں طلب کرسکیں گے۔

دفعہ (۸۳) جمعیۃ علماء ہند کی مجلسِ عاملہ کے پانچ ارکان کی تحریری درخواست پر مجلسِ عاملہ کے اجلاس کا طلب کرنا ناظمِ عمومی کے لیے ضروری ہوگا۔

دفعہ (۸۴) ...... جو جلسہ کورم پورا نہ ہونے کی وجہ سے ملتوی کیا گیا ہو اس کے لیے دوبارہ کورم کی ضرورت نہ ہوگی، بشرطیکہ:

(الف) دونوں جلسوں کی اطلاع باقاعدہ تمام ارکان کے پاس دفتر سے روانہ کی گئی ہو۔

(ب) دوسرے اجلاس کا ایجنڈا وہی ہو جو پہلے اجلاس کا تھا۔

دفعہ (۸۵) ہر اجلاس کی پہلی نشست کے لیے کورم کی شرط ہوگی۔

دفعہ(۸۶) تمام اجلاسوں میں بجز ان مستثنیٰ صورتوں کے جن میں کثرتِ رائے کوکسی زائد قید سے مقید کیا گیا ہو۔ زیر بحث امور کا فیصلہ کثرتِ رائے سے ہوگا، لیکن ایسے مذہبی مباحث میں جو فتوے کی حیثیت رکھتے ہوں صرف علماء کی رائے معتبر ہوگی۔

دفعہ(۸۷) مجلسِ عاملہ کے اجلاس کے لیے ایک ہفتہ مجلسِ منتظمہ کے اجلاس کے لیے دو ہفتہ اور اجلاسِ عام کے لیے چار ہفتے پیشتر اطلاع دینی ضروری ہوگی، لیکن غیر معمولی حالات میں مجلسِ عاملہ کا اجلاس تین دن کے نوٹس پر بھی طلب کیا جا سکتا ہے۔

دفعہ(۸۸) مرکزی جمعیۃ کے اجلاسِ عام کا کورم سو (۱۰۰) ارکان کی حاضری سے پورا ہوگا، اور مرکزی مجلسِ منتظمہ کا کورم ۱/۶ اور ریاستی مجلسِ منتظمہ کا کورم ۱/۴ ہوگا۔ مرکزی مجلسِ عاملہ کا کورم ۱/۳ (ایک تہائی) ارکانِ عاملہ کی حاضری سے پورا ہوگا اور باقی تمام مجلس کا کورم ۱/۳ ہوگا۔

دستورِ اساسی میں ترمیم و تنسیخ

دفعہ(۸۹) جمعیۃ علماء ہند کی مجلسِ منتظمہ جمعیۃ کے دستورِ اساسی میں ترمیم و تنسیخ یا اضافہ مجلسِ عاملہ کی سفارش پر کر سکتی ہے، بشرطیکہ:

(الف) ایجنڈے میں اس کا ذکر کیا گیا ہو۔

(ب) ایجنڈا مدتِ مقررہ مذکورہ دفعہ (۸۷) کے مطابق جاری کیا گیا ہو۔

(ج) اغراض و مقاصد میں ترمیم و تنسیخ یا اضافہ ہونے کے لیے یہ بھی لازم ہوگا کہ حاضر ارکان کی دو ثلث اکثریت اس کی ضرورت کا فیصلہ کرے۔

دفعہ(۹۰) جمعیۃ علماء ہند کا صدر دفتر دہلی میں رہے گا، لیکن بوقت ضرورت مجلسِ منتظمہ جمعیۃ علماء ہند کے حاضر ارکان کی دو ثلث کثرتِ رائے سے کسی مناسب مقام کے لیے تبدیل

ہو سکے گا۔

دفعہ(۹۱) جمعیۃ علماء کا کوئی ملازم اس جمعیۃ کی مجلسِ منتظمہ کا ممبر نہیں بن سکتا جس کا یہ ملازم ہے۔

دفعہ(۹۲) جن امور کے بارے میں دستور ساکت ہے ان امور کو ورکنگ کمیٹی میں طے کیا جائے، ورکنگ کمیٹی کا فیصلہ دستوری فیصلہ ہو گا۔

ضمیمہ والینٹری نظام جمعیۃ علماء ہند

دفعہ(۹۳) منظور کردہ اجلاسِ عام بستم منعقدہ ۱۹/۲۰/۲۱/ جمادی الثانیہ ۱۳۸۰ھ/ ۹/۱۰/۱۱/ دسمبر ۱۹۶۰ء

۱- **نام:** خدامِ ملت

۲- **مقاصد:** جمعیۃ علماء ہند کی ہدایات کے بموجب

(الف) سماجی اور جماعتی خدمات انجام دینا۔

(ب) بلا امتیاز مذہب وملت مظلوموں کی امداد اور خلقِ خدا کی خدمت کرنا۔

(ج) قیامِ امن، حفاظتِ وطن اور ملک کے تعمیری پروگراموں میں تنہا یا دوسری جماعتوں کے ساتھ حصہ لینا۔

(د) مسلمانوں میں دینی رجحان پیدا کرنا۔

(ہ) اسکاؤٹنگ کے طریقے پر تربیت حاصل کرنا۔

۳- **شرائط داخلہ:** اس تنظیم میں ہر وہ عاقل و بالغ مسلمان داخل ہو سکتا ہے جو جمعیۃ علماء ہند کے مقاصد اور طریقۂ کار سے پورا اتفاق رکھتا ہو۔

(الف) جمعیۃ علماء ہند کی ہدایات پر عمل کرنے اور اس کے پروگرام کو کامیاب بنانے۔

(ب) احترامِ مذاہب اور حتی الامکان پابندیٔ شریعت کرنے۔

(ج) **نیک چلن** رہنے، **خدمتِ خلق** اور ہر ایک کے ساتھ اخلاق سے **پیش** آنے کا عہد کرے — اور

(د) جمعیۃ علماء ہند کا منظور کردہ عہد نامہ منظور کرے۔

(ہ) اس کی عمر کم سے کم اٹھارہ سال ہو اور جسمانی قوت کے لحاظ سے رضاکارانہ خدمات انجام دینے کی صلاحیت رکھتا ہو۔

۴- **جھنڈا اور افسر:** جمعیۃ علماء ہند کا جھنڈا **خدامِ ملت** کا جھنڈا ہوگا اور اس کے افسر کو سالار کہا جائے گا۔

۵- **وردی:** ریاستی جمعیۃ کی مجلسِ عاملہ اس ریاست کے رضاکاروں کے لیے وردی اور نشانات طے کرے گی۔

محمود اسعد مدنی

ناظم عمومی جمعیۃ علماء ہند

۲۰/۱۹- ربیع الثانی ۱۴۲۶ھ مطابق ۲۸/۲۹ مئی ۲۰۰۵ء

عہد نامہ خدام ملت

والینٹری نظام جمعیۃ علماء ہند

میں عہد کرتا ہوں کہ

(الف) جمعیۃ علماء ہند کے مقاصد اور اس کے احکام و ہدایات کا پوری طرح پابند و وفادار رہوں گا۔

(ب) اپنے سالار کے حکم کی تعمیل کروں گا۔

(ج) حتی الوسع احکام شریعت کی پابندی کروں گا۔

(د) میری خدمات فی سبیل اللہ رضا کارانہ ہوں گی۔

(ہ) میں شرائط بالا کو خوب سمجھ کر منظور کرتا ہوں اور برضا و رغبت خدامِ ملت کے اس فارم پر دستخط کرتا ہوں۔

نام .... ولدیت ....

سکونت اصلی مع پتہ ....

سکونت عارضی مع پتہ ....

عمر.. پیشہ..

تاریخ.. دستخط خادم ملت..

سند منظوری داخلہ خدام ملت

نمبر.......................... تاریخ..........................

تصدیق کی جاتی ہے کہ مسمّٰی .... ابن...

ساکن ....

برضا و رغبت خدام ملت میں داخل ہوئے اور فارم پر دستخط کئے ان کا داخلہ منظور کیا جاتا ہے۔

مہر　　　　دستخط ناظم جمعیۃ علماء/ سالار

تاریخ

جمعیۃ علماء ہند کے سالانہ اجلاسِ عام ایک نظر میں

اجلاس نمبر	تاریخ	مقام	زیر صدارت
پہلا اجلاس	دسمبر ۱۹۱۹ء	امرتسر	حضرت مولانا عبدالباری صاحب فرنگی محلیؒ حضرت مفتی اعظم مفتی کفایت اللہ صاحبؒ
دوسرا اجلاس	نومبر ۱۹۲۰ء	دہلی	حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن صاحب دیوبندیؒ
تیسرا اجلاس	نومبر ۱۹۲۱ء	لاہور	حضرت مولانا ابوالکلام آزاد صاحبؒ
چوتھا اجلاس	دسمبر ۱۹۲۲ء	گیا	حضرت مولانا حبیب الرحمٰن عثمانی صاحبؒ
پانچواں اجلاس	جنوری ۱۹۲۴ء	کناڈا	شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی صاحبؒ
چھٹا اجلاس	جنوری ۱۹۲۵ء	مرادآباد	حضرت مولانا ابوالمحاسن سیّد محمد سجاد بہاری صاحبؒ
ساتواں اجلاس	مارچ ۱۹۲۶ء	کلکتہ	حضرت مولانا سیّد سلیمان ندوی صاحبؒ
آٹھواں اجلاس	دسمبر ۱۹۲۷ء	پشاور	حضرت علامہ سیّد انور شاہ کشمیری صاحبؒ
نواں اجلاس	مئی ۱۹۳۰ء	امروہہ	حضرت مولانا شاہ معین الدین احمد اجمیری صاحبؒ
دسواں اجلاس	اپریل ۱۹۳۱ء	کراچی	امام الہند مولانا ابوالکلام آزاد صاحبؒ
گیارہواں اجلاس	مارچ ۱۹۳۹ء	دہلی	حضرت مولانا سیّد عبدالحق مدنی صاحبؒ
بارہواں اجلاس	جون ۱۹۴۰ء	جونپور	شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی صاحبؒ
تیرہواں اجلاس	مارچ ۱۹۴۲ء	لاہور	شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی صاحبؒ
چودہواں اجلاس	مئی ۱۹۴۵ء	سہارنپور	شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی صاحبؒ
پندرہواں اجلاس	اپریل ۱۹۴۸ء	بمبئی	شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی صاحبؒ
سولہواں اجلاس	اپریل ۱۹۴۹ء	لکھنؤ	شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی صاحبؒ
سترہواں اجلاس	اپریل ۱۹۵۱ء	حیدرآباد	شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی صاحبؒ
اٹھارہواں اجلاس	فروری ۱۹۵۵ء	کلکتہ	شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی صاحبؒ
اُنیسواں اجلاس	اکتوبر ۱۹۵۶ء	سورت	شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی صاحبؒ
بیسواں اجلاس	ستمبر ۱۹۶۰ء	اجین	فخر المحدثین حضرت مولانا سیّد فخرالدین احمد صاحبؒ

اکیسواں اجلاس	جون ۱۹۶۳ء	میرٹھ	فخر المحدثین حضرت مولانا سیّد فخر الدین احمد صاحبؒ
بائیسواں اجلاس	اپریل ۱۹۶۶ء	گیا	فخر المحدثین حضرت مولانا سیّد فخر الدین احمد صاحبؒ
تیئیسواں اجلاس	مئی ۱۹۷۲ء	دہلی	حضرت مولانا عبد الوہاب آروی صاحبؒ
چوبیسواں اجلاس	جنوری ۱۹۸۳ء	بمبئی	امیر الہند حضرت مولانا سیّد اسعد مدنی صاحبؒ
پچیسواں اجلاس	اکتوبر ۱۹۹۵ء	بمبئی	امیر الہند حضرت مولانا سیّد اسعد مدنی صاحبؒ
چھبیسواں اجلاس	مئی ۲۰۰۰	دہلی	امیر الہند حضرت مولانا سیّد اسعد مدنی صاحبؒ
ستائیسواں اجلاس	مارچ ۲۰۰۳ء	دہلی	امیر الہند حضرت مولانا سیّد اسعد مدنی صاحبؒ
اٹھائیسواں اجلاس	مئی ۲۰۰۵ء	دہلی	امیر الہند حضرت مولانا سیّد اسعد مدنی صاحبؒ
اُنتیسواں اجلاس	نومبر ۲۰۰۸ء	حیدر آباد	حضرت مولانا قاری سیّد محمد عثمان صاحب منصور پوری
تیسواں اجلاس	نومبر ۲۰۰۹ء	دیوبند	حضرت مولانا قاری سیّد محمد عثمان صاحب منصور پوری
اکتیسواں اجلاس	مئی ۲۰۱۲ء	دہلی	حضرت مولانا قاری سیّد محمد عثمان صاحب منصور پوری
بتیسواں اجلاس	مئی ۲۰۱۵ء	دہلی	حضرت مولانا قاری سیّد محمد عثمان صاحب منصور پوری
تینتیسواں اجلاس	نومبر ۲۰۱۶ء	اجمیر	حضرت مولانا قاری سیّد محمد عثمان صاحب منصور پوری